



میں اعتقاد توحید و رسالت اور اعمال صالحہ کو نجات کیلئے کافی سمجھتا ہوں، اس کے سوا مجھے اور کچھ معلوم نہیں، قرآن کریم مسلمانوں کا حقیقی امام ہے، امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ تعالیٰ



ماہنامہ
الفجر

AL-FAJR

سسوا، مشرقی چمپارن، بہار

شعبان - رمضان ۱۴۴۷ ھ
فروری 2026 م

بعض طبی ضروریات اور روزہ پر اس کے اثرات

عبدالعظیم بن عبدالحفیظ سلفی

ماہ رمضان کا روزہ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، جس کی ادائیگی اپنی شرائط کے ساتھ ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض ہے، جس کا انکار کرنے والا اور جان بوجھ کر چھوڑنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور دیگر تمام عبادتوں کی طرح ایک مسلمان کے لئے روزہ رکھنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں، اسی طرح اس کے اندر انسانی طاقت و قوت کا نہایت ہی حکیمانہ اعتبار و حل موجود ہے، جس سے متعلق احکام اور مسائل قرآن و سنت کے نصوص میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں، اور انسانی قوت و طاقت اور بدلتے وقت و حالات کے مطابق عبادت کی ادائیگی اور اس کے اندر سہولت و معافی کا اسلام میں بہت زیادہ اور مناسب اعتبار کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس معاملے میں روزہ سے متعلق بھی شریعت کے وہی احکام ہیں جو دیگر عبادتوں کے اندر ہیں، اور چونکہ روزہ کا تعلق بلا واسطہ موسم کے ساتھ ساتھ انسان کے جسم و دماغ کے ساتھ سب سے زیادہ ہے اس لئے اس کے اندر نئے نئے مسائل کا پیدا ہونا بدیہی ہے، اور خاص طور سے بدلتے ماحولیات اور خورد و نوش کے انقلابی تنوع نے انسان کے جسم و دماغ کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے، جس کی وجہ سے روزنت نئی بیماریوں کا جنم ہو رہا ہے اور شریعت اسلامیہ میں یہ چیز معروف ہے کہ بیماری کی حالت میں روزہ سے متعلق اللہ رب العزت کا خاص حکم موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ)۔ (تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پوری کر لے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے، اگر تم با علم ہو)۔ (البقرہ/184)۔ اس آیت کریمہ کے اندر بیمار اور مسافر کو رخصت دے دی گئی ہے کہ بیماری یا سفر کی وجہ سے رمضان المبارک میں جتنے روزے نہ رکھ سکے ہوں بعد میں رکھ کر گنتی پوری کر لیں۔ اسی طرح آیت کریمہ کے اندر (يُطِيقُونَهُ) کا ترجمہ (يَتَجَشَّوْنَهُ) (یعنی نہایت مشقت سے روزہ رکھ سکیں) کیا گیا ہے، یہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، امام بخاری نے بھی اسے پسند کیا ہے یعنی جو شخص زیادہ بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے شفا یابی کی امید نہ ہو یا روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرے وہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دے، لیکن جہور مفسرین نے اس کا ترجمہ (طاقت رکھتے ہیں) ہی کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں روزے کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے طاقت رکھنے والوں کو بھی رخصت دے دی گئی تھی کہ اگر وہ روزہ نہ رکھیں تو اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے دیا کریں۔ لیکن بعد میں (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) کے ذریعے اسے منسوخ کر کے ہر صاحب طاقت کے لئے روزہ فرض کر دیا گیا، تاہم زیادہ بوڑھے، دائمی مریض کے لئے اب بھی یہی حکم ہے کہ وہ فدیہ دے دیں اور ”حَامِلَةٌ“ (حمل والی) اور ”مُرْضِعَةٌ“ (دودھ پلانے والی) عورتیں اگر مشقت محسوس کریں تو وہ مریض کے حکم میں ہوں گی یعنی وہ روزہ نہ رکھیں اور بعد میں روزے کی قضا دیں۔ (تفصیل کے لئے تحفۃ الاحوذی کا مراجعہ مفید ہے)۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ بیماری میں اصل روزہ توڑ دینا ہے مبادہ آدمی کو کسی خطرناک صورت حال سے دوچار ہونا پڑ جائے۔ لیکن یہاں پر یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ بہت ساری بیماریاں ایسی ہیں جو اس قدر خطرناک بالکل نہیں ہوتیں جن سے انسان کے جان کو زیادہ خطرہ ہو یا پھر اس قدر مشقت

انگیز ہو کہ روزہ اور دیگر عبادات انسان کے بس سے باہر ہوں، بلکہ کچھ بیماریاں تو ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے ساتھ روزہ رکھ لینا ہی آدمی کے لئے آسانی والی بات ہوتی ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں ان ایام میں جب وہ صحت مند ہو مشقت انگیز ہو جاتا ہے، خواص طور سے تجارت پیشہ، نوکری پیشہ اور لگاتار سفر کرنے والوں کے لئے۔ بر سبیل تذکرہ یہاں یہ بھی بتادیں کہ بہت سارے لوگ جو روزہ کو ایک بوجھ سمجھتے ہیں یا اسے عبادت کی نظر سے نہیں دیکھتے یا کسی شرم اور دباؤ کی وجہ سے رکھتے ہیں، وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ انہیں اسے چھوڑنے کا کوئی بہانہ مل جائے۔ ایسی صورت میں ہلکی پھلکی بیماریاں بھی اپنے لئے غنیمت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ دین کے ان ارکان میں سے ہے جن کا جان بوجھ کر چھوڑنا کفر کے دائرے میں آتا ہے اور اگر کسی مجبوری میں چھوٹ جائیں تو ان کی قضا لازم اور ضروری ہے۔

آدم بر سر مطلب! موجودہ وقت میں کچھ بیماریاں ایسی ہیں جنہیں بہترین طبی سہولیات کے اختیار کے ساتھ آرام سے برداشت کیا جاسکتا ہے اور ان کے ساتھ روزہ رکھنا کچھ مشکل بھی نہیں ہوتا ہے، بلکہ بعض حالات میں تو روزہ علاج کا کام کرتا ہے، جیسے بڑھتے وزن، Obesity (چربی کا بہت زیادہ بڑھ جانا) اور ذیابیطس (شوگر) وغیرہ کے بعض مریضوں کو دیکھا گیا ہے کہ روزہ ان کے لئے ایک بہترین علاج ہے، اس لئے کہ روزہ رکھنا وزن کم کرنے، میٹابولزم (Metabolism) کھائی ہوئی غذا اور پینے والی چیزوں کو توانائی Energy میں تبدیل کرنے کے عمل (کو بہتر بنانے اور چربی جلانے میں مدد دیتا ہے۔ اس سے کیلوری (Calorie) کی مقدار کم ہوتی ہے، انسولین کی حساسیت بڑھتی ہے، اور سوزش میں کمی آتی ہے، جو موٹاپے سے منسلک مسائل جیسے ذیابیطس اور دل کی بیماریوں کو کم کر سکتی ہے۔ لیکن وہی پر کچھ تحقیقات کے مطابق بعض حالات میں جیسے بسا اوقات دل کی بیماریوں میں خطرناک بھی ہوتا ہے ایسی صورت میں کسی بھی بیماری میں روزہ کے مناسب اور غیر مناسب ہونے سے متعلق ماہر اطباء سے رجوع اور وقت پر ٹیسٹ اور بہترین نگرانی اور احتیاط ضروری ہے، کیونکہ جان بوجھ کر کسی بھی نفس کو ہلاکت میں ڈالنا اللہ رب العزت کے حکم کی عدولی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ)۔ (خود کو ہلاکت میں مت ڈالو)۔ (البقرہ/195)۔ چنانچہ ان جدید طبی سہولیات سے متعلق شرعی احکام کی معرفت ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اگر ان کا استعمال کیا جائے تو روزہ پر اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں ایسا ان کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا پھر کسی صورت میں باقی رہتا ہے۔

واضح رہے کہ طبی علاج کے ذرائع کا استعمال کئی طریقوں سے کیا جاتا ہے جن میں کچھ کا تعلق کھانے اور پینے سے ہے تو کچھ کا تعلق کسی اور ذریعہ سے جسم کے اندر اور نسوں تک پہنچانے سے، وہی کچھ کا تعلق آکسیجن اور اعضاء کی جراحت اور ان کی تبدیلی سے ہے۔ موضوع کی مناسبت سے ذیل میں ہم ان چند معروف اور عمومی طبی امور کا ذکر کر رہے ہیں جن کے استعمال و استحدام سے روزہ پر مثبت یا منفی اثر پڑتا ہے:

یہاں یہ بھی واضح رہے کہ وہ دوائیں جو کھانے اور پینے کے حکم میں ہیں یا وہ انجکشن جو خوراک کے قائم مقام ہیں ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، گرچہ افطار سے چند لمحے قبل ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ ایک شرعی ضابطہ ہے کہ کھانے پینے اور جو اشیاء اس کے حکم میں ہوں، نیز منہ کے راستے سے لینے والی دوائیں اور اسی طرح جماع کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ لیکن وہی کچھ طبی ضروریات اور ٹیسٹ ہیں جن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے اور روزہ دار انہیں بغرض حاجت و ضرورت افطار سے قبل لے سکتا ہے۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

1 - اینیما : Enema اینیما ایک طبی طریقہ کار ہے جس میں rectum / ملاشی (بڑی آنت) میں سیال (پانی، ادویات، یادگیر محلول) داخل کیا جاتا ہے تاکہ قبض کا علاج کیا جاسکے، انٹریوں کو صاف کیا جاسکے، یا کسی ٹیسٹ (جیسے بیریم اینیما Barium Enema / سے پہلے فضلے کو خارج کیا جاسکے۔ یہ آنتوں کو متحرک کر کے رفع حاجت bowel movements میں مدد کرتا ہے۔

- 2 - آنکھ میں قطرے ڈالنا اور طرح سر مہ اور کاجل لگانا اور اسی طرح بوقت ضرورت اس کے اندر پانی کے چھینٹے مارنا۔
- 3 - کان کی صفائی اور اس کے اندر دوا وغیرہ ڈالنا۔
- 4 - زخم کی صفائی اور اس کی مرہم پٹی کرنا۔
- 5 - ناک میں قطرے ڈالنا: بہت سارے علماء اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جب وہ قطرے معدے تک نہ پہنچیں تو روزہ فاسد نہیں ہوتا، جبکہ بہت سارے علماء اس بات کی طرف گئے ہیں کہ ناک کے قطروں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور اس کی قضاء ضروری ہے، چنانچہ روزہ دار کے لئے مناسب ہے کہ وہ بحالت روزہ اس سے اجتناب کرے۔ (مجموع فتاویٰ ابن باز: 261/15، مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ: 234/25)۔
- 6 - علاج کی گولیاں جو زبان کے نیچے انجانائیکٹورس Angina Pectoris (دل کے پٹھوں میں خون کے ناکافی بہاؤ کی وجہ سے سینے میں درد، دباؤ یا جکڑن) اور دیگر چیزوں کے علاج کے لیے رکھی جاتی ہیں۔ (بشرطیکہ گلے تک پہنچنے والی کسی بھی چیز کو نگلنے سے گریز کرے)۔
- 7 - شرمگاہ میں بغرض علاج یا ٹیسٹ کوئی دوا یا آلہ وغیرہ ڈالنا۔
- 8 - عورت کی بچہ دانی میں بحالت اضطراب یا ضرورت مانع حمل آلہ ڈالنا۔
- 9 - دانتوں سے متعلق امور جیسے: دانت کھودنا، دانت نکالنا، داڑھ نکالنا، دانتوں کی صفائی یا مسواک یا ٹوتھ برش سے دانت صاف کرنا وغیرہ۔ (لیکن کوئی ایسی چیز نگلنے سے گریز کرے جو گلے تک پہنچے)۔
- 10 - کلی کرنا، منہ میں بغرض علاج اسپرے کرنا، غرارے کرنا، بھاپ لینا اور دیگر ٹوپیکل ٹریٹمنٹ (وقتی علاج)۔ (لیکن کوئی ایسی چیز نگلنے سے گریز کرے جو گلے تک پہنچے)۔
- 11 - آسکین اور انسٹھیزیا Anesthesia : کہتے ہیں کسی عضو کو وقتی طور پر سن کرنے والا یا آدمی کو بیہوش کرنے والا انجکشن۔ (لیکن خیال رہے کہ ان کے ذریعہ غذائی اشیاء جسم میں نہ پہنچائی جائے)۔
- 12 - جسم یا سر میں لگائی جانے والی کسی بھی طرح کی دوا، مرہم، تیل یا اسپرے وغیرہ۔
- 13 - دل یا دیگر اعضاء کی شریانوں کی اکسرے یا علاج کرنے کے لیے شریانوں میں کیتھیٹر ڈالنا۔ Catheter) ایک باریک، تپلی، لچکدار ٹیوب ہوتی ہے جسے طبی مقاصد کے لیے جسم کے اندر داخل کیا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر ربر، پلاسٹک یا سلیکون سے بنی ہوتی ہے۔
- 14 - پیٹ کے اندر آنتوں viscera وغیرہ کے معائنہ یا سرجری کے لئے انڈواسکوپ endoscope داخل کرنا۔
- 15 - جسم کے کسی بھی حصے سے ٹیسٹ کے لئے نمونہ لینا۔
- 16 - ہاضمہ کے اوپری حصے کے معائنہ کے لئے آلہ ڈالنا، اس شرط کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کوئی سیال شیشی نہ ہو۔
- 17 - دماغ یا ریڑھ کی ہڈی میں کسی بھی علاج کے لئے آلے یا مواد کا داخل کرنا۔
- 18 - کسی بھی طرح کے ٹیسٹ کے لئے خون کا سیمپل لینا۔ (لیکن اگر زیادہ مقدار میں خون لیا جائے جیسے خون ڈونٹ کرنے کے لئے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے)۔
- 19 - دمہ کا انسپلر Asthma inhaler لینا۔

20 - کسی بھی طرح کا معالجاتی انجکشن لینا: یعنی پھٹوں یا جلد کے نیچے (انسولین، ویکسین اور درد کی دوا وغیرہ) سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ واضح رہے کہ بعض معالجات میں آئی وی فلوئڈز (Intravenous fluids/ IV Fluids) جیسے گلوکوز یا سلائن ڈرپ (Saline Drip /) (برابر راستہ رگوں کے ذریعے جسم کو ہائیڈریشن (پانی کی وہ مقدار ہے جو اسے صحیح طریقے سے کام کرنے کے لیے درکار ہوتی ہے) اور توانائی فراہم کرتے ہیں، اس لیے انہیں کھانے پینے کے حکم میں تصور کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں یہ یقین ضروری ہے کہ وہ انجکشن صرف دوائی یا نمکیات ہوں غذائی نہ ہوں۔

21 - حمامہ Cupping کے ذریعہ خون نکالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (جبکہ علماء کا ایک گروہ اس سے روزہ فاسد نہیں سمجھتا)۔

22 - ڈائلسس : dialysis جس کے اندر گردے کی شدید خرابی کی وجہ سے خون کو جسم سے نکالا جاتا ہے، پھر مشین (ڈائلائزر) کے ذریعے اسے فلٹر کیا جاتا ہے، اور پھر جسم میں واپس لایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ڈائلسس کے دواہم طریقے ہیں:

(پہلا)۔ ہیموڈائلسس : Hemodialysis یہ سب سے عام ہے، اس کے اندر خون کو مشین Dialyzer کے ذریعہ باہر نکال کر صاف کیا جاتا ہے اور واپس جسم میں ڈالا جاتا ہے۔ بہت سارے علماء اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، کیونکہ اس سے خون میں کوئی غذا یا پانی اندر نہیں جاتا جو معدے تک پہنچ کر غذائیت اور کھانے پینے جیسا اثر دے۔ یہ صرف صفائی کا عمل ہے، اور اس میں معتاد راستہ (کھانے پینے کا راستہ) بھی استعمال نہیں ہوتا بس خون کی رگ سے نکل کر واپس آتا ہے، اس لئے یہ روزہ توڑنے والی چیز (اکل، شرب اور جماع) میں سے نہیں ہے۔

(دوسرا)۔ پیری ٹونیل ڈائلسس : Peritoneal Dialysis اس میں پیٹ (پیٹ کی جھلی) کے ذریعے سیال اندر ڈالا جاتا ہے، جو

جذب ہوتا ہے، اور نکالا جاتا ہے۔ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس عمل سے سیال پیٹ میں داخل ہوتا ہے، جو کھانے پینے جیسا اثر رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں ماہر معالج کی رائے اہمیت رکھتی ہے، اگر ڈاکٹر کہے کہ روزہ رکھنے سے صحت کو شدید نقصان ہوگا (جیسے شدید کمزوری، انفیکشن وغیرہ)، تو روزہ چھوڑ کر قضا کریں (یا شدید مستقل بیماری میں فدیہ دیں)۔

اللہ رب العزت ہمیں دین کے صحیح علم سے سرفراز کرے اور ہمارے نیک اعمال کو قبول کرے۔ آمین و صلی اللہ علی نبیہ و رسوله محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین۔
